اداریہ:

اسلام میں انسانی حقوق

عصر حاضر میں کسی بھی مسئلہ کا آفاقی اور بین الاقوامی ہونا ایک قطعی اور فطری امر ہے اور ہم مسلمان بھی پرچم اسلام کی ہدایت کے سایہ میں ایک وسیع دنیا کی ایجاد وتشکیل کے دعویدار ہیں اور موجودہ زمانے میں امت اسلامیہ نے عالمی سطح پر جو خدمات انجام دیں ہیں وہ نہایت گرانقدر اور قابل توجہ نوعیت کی حامل ہیں۔ قدرتی وسائل اور فطری منابع کا میدان ہو یا صاحب مہارت انسانی طاقت یا دنیا کے سامنے پیش کیے گئے اہم ثقافتی عناصر کی بات ہر جگہ صلح وگفتگو کا محور ومرکز دکھائی دے گا۔

لیکن آج کی دنیا میں مغربی تہذیب وتمدن کو مکمل غلبہ حاصل ہے کیونکہ غلبہ حاصل کرنے والی زبان، عالمی ابلاغ عامہ کے لازمی وسائل، علمی وتحقیقی مراکز، انسانی حقوق سے وابستہ ادارہ، جمہوریت جیسے اہم موضوع کی خاطر خواہ تعریف وغیرہ مغربی دنیا کی دسترس میں ہیں۔ ایسی صورتحال میں ہم مسلمانوں پر بھی یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ دوسرے ادیان و مذاہب، مذہبی اقلیت اور انسان کے فطری جغرافیائی اور سیاسی حقوق کے سلسلے میں اسلامی افکار وعقائد سے دنیاوالوں کو روشناس کرائیں اور اس کا مکمل وسیر حاصل تجزیہ بھی لوگوں کے سامنے پیش کریں۔

اس ضمن میں اس بات کی وضاحت لازمی معلوم ہوتی ہے کہ اسلامی اور مغربی نقطہ نگاہ میں انسان اور اس کے حقوق کی تعریف کے سلسلے میں بنیادی اختلاف پایا جاتا ہے۔ وہ لوگ انسان کو پہلا گنہگار تسلیم کرتے ہیں اور انسان کو خطاکار اور گنہگار مانتے ہوئے دیگر مسائل کا تعارف وتجزیہ پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد لوگوں کی خواہش اور ان کے مطالبات کو پورا

کرنے کے لئے سماجی معاہدے کرتے ہیں جس میں طرح طرح کی خوبیاں کے ساتھ ہی ساتھ دنیا پرستی اور مکمل انسان محوری جیسی خرابیاں بھی پائی جاتی ہیں۔

لیکن اسلامی افکار وعقائد میں انسان خداوند عالم کا منتخب بندہ ہے جس کو خداوند عالم نے عظیم الٰہی امانت کا حامل قرار دیا ہے اور جو حیات جاوید حاصل کرنے کے لئے اس دنیا میں آیا ہے۔ اس دنیا میں اسے صرف بیج بکھیرنا ہے اور اس کھیتی کی کٹائی تو آخرت میں ہوتی ہے۔ اسلام کی نظر میں خداوند عالم نے ہر مخلوق کو بامقصد خلق کیا ہے اور ہر مخلوق اپنے خصوصی حقوق کی حامل ہے اور انسان کو عام معنی ومفہوم میں خطاب کیا گیا ہے۔ دین کی قبولیت یا تردید کے سلسلے میں کسی قسم کے جبر واکراہ کو جائز نہیں قرار دیا گیا اور بندوں کے حقوق کو مختلف طبقہ بندیوں کے ذریعہ محفوظ قرار دیا گیا ہے جو عقل اور انسانی تجربات سے پوری طرح میل کھاتے ہیں۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی قسم کی کمزوری یا عاجزی کا مظاہرہ کئے بغیر انسانی تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں کیونکہ انسانی تجربہ کسی ایک قوم وایک معاشرہ یا کسی مخصوص تہذیب وتمدن کی ملکیت نہیں بلکہ پوری انسانی دنیا کی گرانقدر میراث ہے۔ پس ہم لوگوں کو تمام انسانی تجربات سے بخوبی واقف رہنا چاہئے اور اسلامی تعلیمات وافکار وعقائد کی روشنی میں ان کا بھرپور تجزیہ کرتے ہوئے انھیں لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔

عمل کا خیال اور عمل کی انتہا دونوں کے سلسلے میں دینی اور غیر دینی نظریہ کے درمیان گہرا اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان اختلافات کی وجہ سے اسلام کی نظر میں حقوق کو غیر معمولی وسعت اور زندگی کو خصوصی معنی ومفہوم حاصل ہوجاتا ہے۔ البتہ اسلام میں انسانی حقوق بلکہ جملہ حقوق کی وضاحت کی ذمہ داری مسلمان علماء ودانشوروں پر ہے اور موجودہ دور میں یہ ذمہ داری کئی گنا بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس وقت اسلام اور اسلامی دنیا مختلف النوع مسائل اور گوناگوں سوالات کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ دوسری عبارت میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ عصر حاضر میں

مسلمان دانشوروں کا فریضہ ہے کہ وہ صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ دنیا کے تمام انسانوں کی زندگی کو عظمت وسعادت وفضیلت سے مالامال کرنے والے گرانقدر اسلامی ذخائر کو دنیا والوں کے سامنے دور حاضر کی رائج زبان میں پیش کریں تاکہ ہدایت ورہنمائی اور نجات ورہائی کی تلاش میں سرگرداں یہ انسانی دنیا حقائق عالیہ الٰہی کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جائے۔

☆☆☆☆☆☆